ISSN: 2411-0949
ششماہی
شاھد
انٹرنیشنل
سیرتِ طیبہ پر تحقیقی مجلہ
جلد نمبر: 6 شمارہ نمبر: 13
جنوری تا جون 2021
مؤسس مدیر:
پروفیسر ڈاکٹر دلاور خان
شاہد ریسرچ فاؤنڈیشن پاکستان

سیرت النبی ﷺ پر تحقیقی مجلہ

شمارہ نمبر ۱۳، جنوری تا جون ۲۰۲۱ء، جلد نمبر ۷

زر تعاون فی شمارہ = /300روپے

شاہد ریسرچ فاؤنڈیشن

پتہ: C-327/3، بلاک نمبر ۱، گلستانِ جوہر، کراچی۔

موبائل نمبر: 0322-2413267، ای میل: shahidrf322@gmail.com

حسنِ ترتیب

۱۔ محورِ خیال: سیرت نگاری میں معیاراتِ حدیث (اداریہ) ______ 09 - 07
پروفیسر دلاور خان

۲۔ حقوقِ مصطفیٰ ﷺ کے تقاضے اور عامۃ الناس کی سیاسی ذمہ داریاں ______ 43 - 10
ڈاکٹر محمد سہیل شفیق

۳۔ ماحولیاتی آلودگی کے معاشرتی اثرات (سیرت طیبہ کی روشنی میں رہنما اصول) ______ 57-44
ڈاکٹر سید عطاء اللہ بخاری۔ پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد ثانی

۴۔ نبی اکرم ﷺ کی خارجہ پالیسی، عہدِ نو کے لیے مشعلِ راہ ______ 72-58
لئیق احمد

۵۔ ریاستِ مدینہ میں حقوقِ انسانی کا تحفظ ______ 105-73
ڈاکٹر شاکر حسین خان

۶۔ معاصر عالمی انسانی مشاکل و مسائل اور ان کا حل (سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں) ______ 125-106
ڈاکٹر نعیم انور الازہری - ڈاکٹر شاہدہ تسنیم مغل

۷۔ شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام کا تجزیاتی مطالعہ ______ 154-126
پروفیسر ڈاکٹر دلاور خان - محمد احمد ترازی

۸۔ غزواتِ نبوی ﷺ میں تعلیم و تربیت کی سماجی و معاشی جہات ______ 172-155
ڈاکٹر سعید احمد - حافظ مدثر فاروق

۹۔ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کا منہج و اسلوب سیرت نگاری ______ 187-173
ڈاکٹر عقیل احمد

شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام کا تجزیاتی مطالعہ

(فضائل سیرت کے تناظر میں)

پروفیسر ڈاکٹر دلاور خاں

محمد احمد ترازی

Abstract:

"There are three views about the faith of parents the Holy prophet(1) they were Muslims (2)Non-Muslims(3)Be silent . Followers of these views have their arguments. Maulana Ahmad Raza Khan adopted first view in the light of the Qur'an and Hadith and the sayings of eminent scholars that the parents of the Holy Prophet are monotheistic and heavenly. In virtues(Fazail) the weak hadith is acceptable .this is why Maulana Ahmad Raza khan strictly forbid to speak against the faith of the noble parents. There is a fear that the Prophet (peace and blessings of Allaah be upon him) will be persecuted if any puts his tongue and pen in these insolents. The relationship with the Prophet (peace and blessings of Allaah be upon him) love and literature requires that no negative or inappropriate words be said about his noble parents. According to Maulana Ahmad Raza, love for his parents and other members of the Ahlul Bayt is a part of faith and he considers , it is an essential requirement of devotion to love for the family of the Prophet(peace and blessings of Allaah be upon him) it is part of the love and devotion of the Holy Prophet himself. Therefore, in this context, the subject of Shamm-ul-Islam is also directly related to the devotion and love of the Holy Prophet(peace and blessings of Allaah be upon him)".

موضوع کا پس منظر: (Back ground of the subject)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۔(۱)

ترجمہ: اور یاد کرو جب ابراہیم (علیہ السلام) نے عرض کی اے میرے رب اس شہر کو امان والا کر دے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کے پوجنے سے بچا۔

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کو شرف قبولیت عطا فرمایا ان کی اولاد میں سے کسی نے بھی بت پرستی نہیں کی۔ یہ شریعت کا اصول ہے کہ جس نے زمانہ فترۃ پایا کفر و شرک سے محفوظ رہا اور سابقہ انبیاء کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

زمانہ فترۃ کی تحقیق:

لغوی اعتبار سے " فترۃ" سے مراد ضعف ، انکساری اور تیزی کے بعد سکون ہے(۲) جب کہ اصطلاحی معنوں میں "فترۃ" سے مراد دو زمانوں کی درمیانی مدت یا دو نبیوں کی درمیانی مدت ہوتی ہے یہاں پر اس سے مراد سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور سیدنا محمد الرسول اللہ کی درمیانی مدت ہے جو چھ سو سال پر محیط ہے(۳) جب کہ زمانہ فترۃ میں وفات پانے والوں کے حوالے سے متعلق درج ذیل نکتہ نظر ہیں:

پہلا نکتہ نظر:

اشاعرہ(۴) کہتے ہیں کہ زمانہ فترۃ میں جن لوگوں کو پچھلے انبیاء کی دعوت نہیں پہنچی ہو، تو نہ ان کا محاسبہ کیا جائے اور وہ مکلف نہیں۔ ان میں بدکار اور نیکوکار برابر ہیں۔ اس لیے کہ محض عقل سے نیک اور بد کی پہچان ممکن نہیں بلکہ اس کی معرفت صرف شریعت کی ہی بدولت ممکن ہے۔ ان کی دلیل قرآن مجید کی یہ آیت ہے " وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا (۵) (اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں) ان کی دلیل یہ حدیث بھی ہے جو اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ چار آدمی اللہ تعالیٰ سے (حجت کریں گے) بہرا، احمق، بوڑھا اور وہ آدمی جو زمانہ فترۃ میں فوت ہو چکا ہو۔ بہرہ کہے گا کہ یا رب یقیناً اسلام آیا لیکن میں کچھ بھی نہیں سن سکا۔ احمق کہے گا یا رب یقیناً اسلام آیا تھا اس حالت میں بچے مجھ پر مینگیاں پھینکتے تھے اور بوڑھا کہے گا کہ یا رب یقیناً اسلام آیا تھا لیکن مجھ میں عقل نہیں تھی اور جو آدمی زمانہ فترۃ میں مر گیا تھا وہ کہے گا یا رب! میرے پاس تیرا

رسول نہیں آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان سے پختہ عہد لے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تابع داری ضرور کریں گے۔ پس اللہ تعالیٰ ان کے پاس اپنے رسول کے واسطے فرمائے گا کہ آگ میں داخل ہو جاو۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر وہ اس میں داخل ہو جائیں تو یہ ان پر ٹھنڈی اور اور سلامتی پائیں گے۔(۲)

دوسرا نکتہ نظر:

معتزلہ(۲) کہتے ہیں کہ زمانہ فترۃ میں مرنے والوں کا محاسبہ صرف عقل ہی کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ ان کے نزدیک عقل شرعی، مصادر میں سے ایک مستقل مصدر ہے۔ اس لیے اس ذریعے سے نیک اور بد کی تمیز لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا فرمان " وما کنا معذبین حتٰی نبعثت رسولا" کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ یہاں پر رسول سے مراد عقل ہے۔(۷)

تیسرا نکتہ نظر:

ماتریدیہ(۸) کے نزدیک عقل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی معرفت لازم ہے۔ یعنی انسان ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا مکلف ہے۔ اس لیے کہ ایمان کی اچھائی عقل اور شریعت کی رو سے برابر ہے۔ لہذا انسان اگر کفر کرے یا شرک کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا محاسبہ کرے گا خواہ زمانہ فترۃ کا ہو یا غیر کا ہو یا اس کے بعد کا۔ البتہ اللہ تعالیٰ پر ایمان کے علاوہ دیگر اعمال میں حسن یا قبح شریعت پر موقوف ہے نہ کہ عقل پر۔(۹)

قبل بعثت عرب، اہل فترۃ تھے:

قرآن مجید میں رب تعالیٰ کا ارشاد ہے: یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ قَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَکُمْ عَلٰی فَتْرَۃٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِیْرٍ وَّ لَا نَذِیْرٍ٘ فَقَدْ جَآءَکُمْ بَشِیْرٌ وَّ نَذِیْرٌؕ وَ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (۱۰) اے کتاب والو! بے شک تمہارے پاس یہ رسول تشریف لائے کہ تم پر ہمارے احکام ظاہر فرماتے ہیں بعد اس کے کہ رسولوں کا آنا مدتوں بند رہا تھا کہ کبھی کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشی اور ڈر سنانے والا نہ آیا تو یہ خوشی اور ڈر سنانے والے تمہارے پاس تشریف لائے ہیں اور اللہ کو سب قدرت ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کا زمانہ اہل کتاب کے لیے فترۃ کا زمانہ ہے اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے بعد اور آپ ﷺ سے پہلے

عرب کے لوگوں کے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ "لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ "(۱۱) تاکہ تم اس قوم کو ڈر سناؤ جس کے باپ دادا نہ ڈرائے گئے تو وہ بے خبر ہیں۔) یعنی آپ اس قوم کو ڈرائیں جن کے آباؤ اجداد کو نہیں ڈرایا گیا تھا۔ ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ اس زمانے میں عرب کے لوگ اہل فترۃ تھے امام سیوطی نے جس کی تین اقسام تحریر کی ہیں:

اول: وہ لوگ جنھوں نے توحید کو بصیرت کے ساتھ پایا۔

دوم: بعض نے دین کو بدل دیا اور شرک اختیار کیا اور اپنی طرف سے تحریم و تحلیل کی۔

سوم: بعض وہ لوگ جنھوں نہ شرک کیا اور نہ توحید کا اقرار کیا۔ وہ نہ کسی نبی کی شریعت میں داخل ہوئے اور نہ ہی اپنے لئے کوئی شریعت ایجاد کی۔

قسم اول: مثلاً قس اور زید کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ علیحدہ امت ہو گی اور تبع اور اس کی قوم کا یہ حکم ہے کہ جس دین میں داخل ہو گئے تھے اس دین والوں کے ساتھ ان کا حشر ہو گا۔ قسم دوم کے لئے تعذیب کا قول درست ہے اس لیے کہ ان کے پاس عذر نہیں جب کہ قسم سوم: حقیقت میں اہل فترۃ لوگ ہیں جن کی تعذیب بالکل نہیں ہو گی۔(۱۲)

مسئلہ تحقیق کا بیان: (Statement of the problem)

ایمان والدین مصطفی کریم ﷺ کا شمار "اہل فترۃ" کی قسم سوم میں ہوتا ہے۔ جن کے بارے میں تین نظریات پائے جاتے ہیں۔

اول: صاحب ایمان، دوم عدم ایمان اور سوم سکوت۔ ان تینوں نظریات کے حامل علما کے پاس اپنے اپنے دلائل ہیں۔ بہ یک وقت ان تینوں نظریات کو قبول کرنا ممکن نہیں۔ اس لیے تحقیق طلب مسئلہ یہ ہے کہ مولانا احمد رضا نے ان تینوں نظریات میں سے کس نظریے کو اپنے رسالے "شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام" میں دلائل کے ساتھ ترجیح دی ہے۔ ان کا مطالعہ کرنا مقصود ہے۔

تجزیاتی مطالعہ کے مقاصد: (Objectives of critical Study)

(1) سیرت النبی ﷺ کے فضائل کے پس منظر میں نبی کریم ﷺ کے حسب نسب کا مطالعہ کرنا۔

(2) مذکورہ پہلو کو اجاگر کرنے میں مولانا احمد رضا خان کی تحقیقی خدمات کا مطالعہ کرنا۔

(3) حضور ﷺ کے والدین کریمین کا مطالعہ ایمانیات کے تناظر میں کرنا۔

(4) حضور ﷺ کے والدین کریمین سے متعلق مختلف نظریات کا مطالعہ کرنا۔

(5) ایمان والدین کریمین سے متعلق مولانا احمد رضا خان کی تحقیقات کا مطالعہ کرنا۔

(6) شمول الاسلام کا تجزیاتی مطالعہ کرنا۔

طریقہ تحقیق: (Research Method)

یہ مطالعہ ایک "تجزیاتی تحقیق" ہے یہی وجہ ہے اس میں تحقیق کی مناسبت سے "تجزیاتی طریقہ تحقیق" کا اطلاق کیا گیا ہے۔ اس طریقہ کار کی بدولت شمول الاسلام کی مختلف جہات کو متعارف کرانے کی کوشش کی گئی ہے اور اس کے مقاصد اور نتائج، منہج تحقیق، مصادر، اسلوب اور خلاصہ اخذ کیا گیا ہے۔

جواز تحقیق: (Justification of Research)

شمول الاسلام کے تجزیاتی مطالعہ سے علماء، سیرت نگار، موء رخین، متکلمین، مناظرین، اور محققین کی ضرورت کے کئی پہلوؤں سے تحقیق کی گئی ہے جو ان کے عمل تحقیق میں نہایت ہی سود مند ثابت ہو گی۔ اس رسالے کا مرکزی موضوع تو حضور ﷺ کے والدین کریمین کے اثبات ایمان سے بحث کی گئی ہے جب کہ ذیلی طور دیگر موضوعات پر بھی تحقیق کی گئی ہے جیسے۔

ولادت مصطفیٰ ﷺ بہ زبان مصطفیٰ ﷺ، نسب مصطفیٰ ﷺ، فضائل مصطفیٰ ﷺ، شفاعت مصطفیٰ ﷺ، کمالات مصطفیٰ ﷺ، فضائل والدین کریمین، عقائد اہل سنت، فقہی مسائل، تحقیق آزر، ذکر حضرت ابو طالب، اسماء کی لغوی تحقیق (آمنہ، فاطمہ، وہب، زہرا، برہ، بنی سعد، سیما، عاتکہ، بنی سلیم) تذکرہ حضرت حلیمہ سعدیہ اور عربی و فارسی اشعار۔ جو عام مسلمانوں کے قلوب میں شمع عشق رسول ﷺ کو فروزاں کرنے میں ممد و معاون ثابت ہو گی۔

سابقہ متعلقہ ادب کا مطالعہ: (Review of Related Literature)

ایمان والدین کریمین کے اثبات سے متعلقہ سابقہ تحقیقات کا مطالعہ کیا گیا تو درج ذیل رسائل کے نام مطالعہ میں آئے:

(1)۔المقامة السندسیة فی ایمان ابوی خیر لابریة ،(2)۔السبل الجلیلة فی آباء العلیة،(3)۔مسالك الحنفاء فی والدی المصطفیٰ،(4)۔التعظیم والمنة فی ان ابوی النبی فی الجنة،(5)۔الدرة المنیفة فی الآباء الشریفة،(6)۔ نشر العلمین المنیفین فی احیاء الابوین الشریفین،(7)۔المقامات القدسیة فی والدی اشرف البریة،(8)۔مسالك الجنان فی والدی سید اکوان،(9)۔المصطفاحق ایمان ابی المصطفیٰ،(10)۔سبل النجاة فی نجاة ابوی الرسول۔

دیگر محققین نے بھی حضور ﷺ کے والدین کریمین کے اثبات پر درج ذیل کتب تحریر کیں ہیں جیسے:

(11)۔رسالة فی ایمان ابوی النبی، احمد بن سلیمان شمس الدین المعروف ابن کمال پاشا 940ھ ،(12)۔ سداد الدین فی اثبات النجاة للوالدین، امام علامہ محمد بن عبدالرسول البرزنجی الکردی (1103ھ)،(13)۔ جزء فی اسلام الوالدین الکریمین، امام اجل حافظ الحدیث محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی(902ھ)،(14)۔الانتصار لوالدی النبی المختار،امام الادب و اللغة سید محمد مرتضیٰ زبیدی حنفی(125ھ)،(15)۔ الجواھر المضیة فی حق ابوی خیر البریة، امام اجل علامہ محمد تمرتاشی،(16)۔ منہاج السنة فی کون ابوی النبی فی الجنة، امام اجل مؤرخ شام محمد بن علی بن احمد بن طولون دمشقی حنفی،(17)۔ سعادة الدارین بنجاة الابوین،علامہ شیخ محمد بن حسین المالکی،(18)۔اسلام ابوی النبی، شمس الدین محمد بن شہاب الدین حصکفی،(19)۔ تحقیق آمال الرجین فی ان والدی المصطفیٰ ﷺ بفضل اللہ تعالیٰ فی الدارین من ناجین، شیخ نورالدین علی بن الجزار مصری،(20)۔ مطلع النیرین فی اثبات نجاة ابوی سیدالکونین، امام اجل علامہ محمد المعروف منینی۔(حوالہ ۱۳)،(21)۔ھدیة الغبی الی اسلام آباء النبی، مولانا سید محمد عبدالغفار قادری،(22)۔ تقدیس آباء النبی ، قاضی ثناء اللہ پانی پتی،(23)۔حضور کے آباؤاجداد کا مذہب، مولانا محمد ابراھیم میر،(24)۔ والدین مصطفیٰ ﷺ کے بارے اظہار حقیقت، شیخ محمد علوی مالکی مکی،(25)۔تنبیہ العقول فی اسلام آباء الرسول، علامہ قاضی ارتضا خان،(26)۔ رسالة فی ابوی النبی ﷺ، علامہ محمد شاہ چلپی قاضی حلب،(27)۔ انباء المصطفیٰ فی حق آباء

المصطفیٰ، امام ابن الخطب،(28)۔ فی اسلام والدی النبی ﷺ ،شیخ ابن الملا حلبی، (29)۔ھدیۃ الکرام فی حق آباء المصطفیٰ ﷺ شیخ یوسف بن عبداللہ دمشقی قاضی موصل، (30)۔ انباء المصطفیٰ فی حق آباء المصطفیٰ ﷺ، شیخ محمد بن قاسم رومی،(31)۔تحقیق آمال الراجین فی ان والدی المصطفیٰ فی الدارین الناجین، شیخ نورالدین الجزار مصری، (32)۔تحفۃ الصفا فی ما یتعلق بابوی المصطفیٰ، شیخ احمد اسماعیل الجزائری،(33)۔الرد علی من اقتحم القدح فی الابوین المکرمین،امام حسن بن عبداللہ حلبی، (34)۔قرۃ العینین فی ایمان الوالدین ، اماحسین بن احمد دوانجی،(35)۔ رسالۃ فی ابوی النبی شیخ علی بن حاج شافعی ، (36)۔رسالۃ فی ابوی المصطفیٰ، علامہ داؤد بن سلیمان،(37)۔ مطالع النوری المنبی عن طھارۃ النسب العربی، امام عبداللہ بسنوی رومی،(38)۔الدر الیتیم فی ایمان آباء النبی الکریم، حافظ شاہ علی انور قلندر،(39)۔ رسالۃ علی ابوی النبی، شیخ ابن کمال پاشا،(40)۔غایۃ الوصول فی نجاۃ ابوی الرسول، شیخ عمران احمد مصری،(41)۔ درج البھیۃ فی ایمان الآباء والامھات المصطفویۃ مولانا خیرالدین،(42)۔(۱۴)

شمول الاسلام کا تعارف:

مولانا احمد رضا خان نے ایک سوال کے جواب میں ایمان و تقدیس والدین کریمین کے اثبات میں یہ رسالہ 1315ھ میں لکھا جو جدید فتاویٰ رضویہ کی جدید جلد 30 میں شامل ہے جسے رضا اکیڈمی، ممبئی نے 1998ء میں شائع کیا۔ جس کے کل صفحات کی تعداد 40 ہے ۔2011ء میں اس رسالے کو العلم فاونڈیشن ٹرسٹ کے شعبہ تصنیف و تالیف "دارالمبرور" بہ تعاون ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی کے تحت مولانا مفتی ابو محمد اعجاز احمد قادری اویسی کی تحقیق و تخریج کے ساتھ 85 صفحات پر شائع کیا گیا ہے جو ہمارے پیش نظر ہے۔

شمول الاسلام کا سبب تالیف:

مولانا احمد رضا خان نے یہ رسالہ 21/ شوال 1315ھ کو مولوی شاہ محمد عبد الغفار قادری، مدرس مسجد جامعہ، مدرسہ جامع العلوم بنگلور کی جانب سے پوچھے گئے ایک سوال کہ "کیا فرماتے ہیں علمائے دین

اس مسئلہ میں کہ سرور کائنات، فخر موجودات، رسول خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کے ماں باپ آدم علیٰ نبینا و علیہ السلام تک مومن تھے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔ کے جواب میں تحریر کیا۔ جس میں آپ نے قرآن مجید کی 15 آیات، 37 احادیث اور 35 اقوال آئمہ کرام کی روشنی میں نہ صرف یہ ثابت کیا ہے کہ آپ ﷺ کے والدین کریمین حضرت عبداللہ و حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما موحد و مسلمان تھے، بلکہ کتاب وسنت کے دلائل وبراہین سے معترضین کے ان تمام شکوک وشبہات کا بھی مدلل جواب دیا ہے جو تقدیس والدین مصطفیٰ ﷺ پر سوال اٹھاتے ہیں۔ انھوں نے اس رسالے کی تصنیف میں روایات ضعیفہ وموضوعہ سے صرف نظر کرتے ہوئے صحیح وماثور روایات کو ترجیح دی ہے۔

شمول الاسلام کی اہمیت:

مولانا احمد رضا خان نے حضور ﷺ اور خاندان نبوت سے عقیدت و مودت کا اظہار اپنی متعدد تصانیف میں کیا ہے مگر "شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام" اس لحاظ سے اہم ہے کہ یہ رسالہ تقدیس والدین مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر ایک علمی و تحقیقی تصنیف ہے اردو زبان میں ایک ریفرنس بک کے درجہ کی حامل ہے۔ جس میں صرف عقیدت ومحبت کو ہی اساس وبنیاد نہیں بنایا گیا ہے بلکہ قرآن وسنت کے قوی دلائل و قرائن سے مئوید کرتے ہوئے آئمہ اسلاف واخلاف کی تصانیف و تحریرات کو بطور نظائر بھی پیش کیا گیا ہے۔ تاکہ درست حقائق کی روشنی میں یہ مسئلہ نکھر کر اہل علم و دانش کے سامنے آجائے اور عامۃ الناس کے دل محبت رسول ﷺ اور تقدیس وتکریم والدین کریمین سے منور ہو کر گمراہی سے بچ جائیں۔

منہج تحقیق:

مولانا احمد رضا خان نے شمول الاسلام میں یہ منہج تحقیق اختیار کیا ہے کہ آپ بالواسطہ اور بلاواسطہ ایمان والدین کریمین سے متعلق پہلے قرآنی آیات رقم کرتے ہیں:

رقم	الآیة	رقم الآیة	الصفحة شمول الاسلام
۱	اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ	سورۃ الانعام، آیت:۱۲۴	(42)
۲	اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ	سورۃ المائدہ، آیت:۳	(46)

۳	إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ	سورۃ الاحزاب، آیت:۵۳	(48)
۴	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ	سورۃ البینہ، آیت:۶	(40)
۵	إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ	سورۃ التوبہ، آیت:۲۸	(20)
۶	إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ	سورۃ ہود، آیت:۴۶	(38)
۷	لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ	سورۃ الحشر، آیت:۲۰	(29)
۸	تَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ	سورۃ الشعراء، آیت:۲۱۹	(22)
۹	قَالُوا نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ	سورۃ البقرہ، آیت:۱۳۳	(44)
۱۰	وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ	سورۃ الضحیٰ، آیت:۵	(23)
۱۱	وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ	سورۃ الفرقان، آیت:۲۳	(27)
۱۲	وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ	سورۃ المنافقون، آیت ۸	(31)
۱۳	وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ	سورۃ التوبہ، آیت ۶۱	(49)
۱۴	وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ	سورۃ البقرہ، آیت ۲۲۱	(16)
۱۵	يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ	سورۃ الحجرات، آیت	(31)(۱۵)

حدیث:

آپ قرآنی آیات رقم کرنے کے بعد ایمان والدین کے اثبات میں احادیث مبارکہ رقم فرماتے ہیں:

رقم	اطراف الحدیث	اسم الراوی	صفحہ شمول الاسلام
۱	أَحَبُّ أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَٰنِ	عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَر	(39)
۲	إِذَا بَعَثْتُمْ إِلَيَّ رَجُلًا فَابْعَثُوهُ حَسَنَ الْوَجْهِ	أَبُو هُرَيْرَةَ	(33)
۳	أَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ	اِبْنُ الْهَيْثَمِ	(46)
۴	اِعْتَبِرُوا الْأَرْضَ بِأَسْمَائِهَا	اِبْنُ مَسْعُود	(34)
۵	أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ	بَرَاءُ بْنُ عَازِب	(15)
۶	أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ اَللّٰهُمَّ أَنْزِلْ نَصْرَكَ	بَرَاءُ بْنُ عَازِب	(18)

۷	أَنَا ابْنُ الْعَوَاتِكِ مِنْ بَنِي سُلَيْم	سِيَابَةُ بْن عَاصِم	(20)
۸	أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ أَنَا ابْنُ الْعَوَاتِكِ	قَتَادَةُ	(21)
۹	أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ	أَنَسْ	(26)
۱۰	إِنَّ اللهَ أَبَى لِي أَنْ أَتَزَوَّجَ أَوْ أُزَوِّجَ إِلَّا أَهْلَ الْجَنَّةِ	هِنْدُ بْنِ أَبِي هَالَةَ	(27)
۱۱	إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُغَيِّرُ الِاسْمَ الْقَبِيحَ	هِنْدُ بْنِ أَبِي هَالَةَ	(36)
۱۲	إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ	بُرَيْدَةُ أَسْلَمِي	(38)
۱۳	إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ	اِبْن عَبَّاس	(42)
۱۴	إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ	عَبْدُ اللهِ بْنِ عَمْرو	(8)
۱۵	أَنْتِ أُمِّي بَعْدَ أُمِّي	ـــــــــــ	(52)
۱۶	إِنَّمَا سُمِّيَتْ فَاطِمَةَ لِأَنَّ اللهَ تَعَالَى فَطَمَهَا وَمُحِبِّيهَا مِنَ النَّارِ	اِبْن عَبَّاس	(40)
۱۷	أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ	اِبْن عَبَّاس	(11)
۱۸	بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ قَرْنًا	أَبُو هُرَيْرَةَ	(1)
۱۹	رَأَيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَجِيءُ بِكِ الْمَلَكُ	عَائِشَةُ	(60)
۲۰	رَأَيْتُهُ فِي الْجَنَّةِ يَسْحَبُ ذُيُولًا	عَامِرُ بْنِ رَبِيعَةَ	(25)
۲۱	شَاهَتِ الْوُجُوهُ	سَلَمَةُ بْنِ أَكْوَع	(19)
۲۲	عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ	عَلِي وَأَبِي هُرَيْرَةَ	(12)
۲۳	غَفَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِزَيْدِ بْنِ عَمْرٍو وَرَحِمَهُ	سَعِيدُ بْن زَيْدٍ	(24)
۲۴	فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ لَهُ	عَائِشَةُ	(31)
۲۵	كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ	اِبْن عَبَّاس	(35)
۲۶	كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَمِعَ بِالِاسْمِ الْقَبِيحِ	عَائِشَةُ	(37)
۲۷	لَمْ أَزَلْ أُنْقَلُ مِنْ أَصْلَابِ الطَّاهِرِينَ	اِبْن عَبَّاس	(5)
۲۸	لَمْ يَزَلِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَنْقُلُنِي مِنْ أَصْلَابٍ طَيِّبَةٍ	اِبْن عَبَّاس	(4)

۲۹	لَمْ يَزَلْ عَلَى وَجْهِ الدَّهْرِ سَبْعَةٌ مُسْلِمُوْنَ	عَلِى	(2)
۳۰	لَمْ اَزَلْ اللهُ يُنَقِّلُنِىْ مِنَ الْاَصْلَابِ الْكَرِيْمَة	اِبْنِ عَبَّاس	(6)
۳۱	مَا اَخْرَجَكَ مِنْ بَيْتِكَ؟	عَبْدُاللهِ بْنِ عَمْرو	(13)
۳۲	مَا خَلَتِ الْاَرْضُ مِنْ بَعْدِ نُوحٍ مِنْ سَبْعَةٍ	اِبْنِ عَبَّاس	(3)
۳۳	مَنِ انْتَسَبَ اِلَى تِسْعَةِ آبَاءٍ كُفَّار	اَبُوْرَيْحَانَةَ	(14)
۳۴	نَحْنُ بَنُوْ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ لَا نَنْتَفِىْ مِنْ اَبِيْنَا	اَشْعَث بْنِ قَيْس	(23)
۳۵	وَجَدْتُهُ فِىْ غَمَرَاتٍ مِنَ النَّارِ فَاَخْرَجْتُهُ اِلَى ضَحْضَاحٍ	اِبْنِ عَبَّاسٍ	(9)
۳۶	وَلَوْلَا اَنَا لَكَانَ فِىْ الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ	اِبْنِ عَبَّاسٍ	(10)
۳۷	يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ	اَنَس	(28)(۱۶)

اقوال آئمہ کرام:

آپ قرآنی آیات واحادیث مبارکہ رقم کرنے کے بعد ایمان والدین کریمین کے اثبات میں ائمہ کرام کے اقوال درج کرتے ہیں:

(1)۔ امام ابو حفص عمر بن احمد بن شاہین جن کی علوم دینیہ میں تین سو تیس تصانیف ہیں، از انجملہ تفسیر ایک ہزار جزء میں اور مسند حدیث ایک ہزار تین جزء میں۔

(2)۔ شیخ المحدثین احمد خطیب علی البغدادی۔

(3)۔ حافظ الشان محدث ماہر امام ابوالقاسم علی بن حسن ابن عساکر۔

(4)۔ امام اجل ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ سہیلی صاحب الروض۔

(5)۔ حافظ الحدیث امام محب الدین طبری کہ علماء فرماتے ہیں، بعد امام نووی کے ان کا مثل علم حدیث میں کوئی نہ ہوا۔

(6)۔ امام علامہ ناصر الدین ابن المنیر صاحب شرف المصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(7)۔ امام حافظ الحدیث ابو الفتح محمد بن محمد ابن سید الناس صاحب عیون الاثر۔

(8)۔ علامہ صلاح الدین صفدی۔

(9)۔ حافظ الشان شمس الدین محمد ابن ناصر الدین دمشقی۔

(10)۔ شیخ الاسلام حافظ الشان امام شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی۔

(11)۔ امام حافظ الحدیث ابو بکر محمد بن عبد اللہ اشبیلی ابن العربی مالکی۔

(12)۔ امام ابو الحسن علی بن محمد ماوردی بصری صاحب الحاوی الکبیر۔

(13)۔ امام ابو عبد اللہ محمد بن خلف شارح صحیح مسلم۔

(14)۔ امام عبد اللہ محمد بن احمد بن ابو بکر قرطبی صاحب تذکرہ۔

(15)۔ امام المتکلمین فخر المدققین فخر الدین محمد بن عمر الرازی۔

(16)۔ امام علامہ زین الدین مناوی۔

(17)۔ خاتم الحفاظ مجدد القران امام العاشر امام جلال الملۃ والدین عبد الرحمن ابن ابی بکر۔

(18)۔ امام حافظ شہاب الدین احمد بن حجر ہیتمی مکی صاحب افضل القریٰ وغیرہ۔

(19)۔ شیخ نور الدین علی الجزار مصری صاحب رسالہ تحقیق آمال الراجین فی ان والدی المصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بفضل اللہ تعالیٰ فی الدارین من الناجین۔

(20)۔ علامہ ابو عبد اللہ محمد ابن ابی شریف حسنی تلمسانی شارح شفاء شریف۔

(21)۔ علامہ محقق سنوسی۔

(22)۔ امام اجل عارف باللہ سیدی عبد الوہاب شعرانی صاحب الیواقیت والجواہر۔

(23)۔ علامہ احمد بن محمد بن علی بن یوسف فاسی صاحب مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات۔

(24)۔ خاتمۃ المحققین علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی شارح المواہب۔

(25)۔ امام اجل فقیہ اکمل محمد بن محمد کردری بزازی صاحب المناقب۔

(26)۔ زین الفقہ علامہ محقق زین الدین ابن نجیم مصری صاحب الاشباہ والنظائر۔

(27)۔ علامہ سید احمد حموی صاحب غمز العیون والبصائر۔

(28)۔ علامہ حسین بن محمد بن حسن دیار بکری صاحب الخمیس فی انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(29)۔ علامہ محقق شہاب الدین احمد خفاجی مصری صاحب نسیم الریاض۔

(30)۔ علامہ طاہر فتنی صاحب مجمع بحار الانوار۔

(31)۔ شیخ شیوخ علماء الہند مولانا عبد الحق محدث دہلوی۔

(32)۔ علامہ۔۔۔۔۔۔۔ صاحب کنز الفوائد۔

(33)۔ مولانا بحر العلوم ملک العلماء عبد العلی صاحب فواتح الرحموت۔

(34)۔ علامہ سید احمد مصری طحطاوی محشی در مختار۔

(35)۔ علامہ سید ابن عابدین امین الدین محمد آفندی شامی (۱۷)

شمول الاسلام کے ماخذ و مصادر کا جائزہ:

مولانا احمد رضا خان کے رسالے شمول الاسلام کے مصادر و ماخذ کا جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت آشکارہ ہوتی ہے کہ آپ نے ذیل کے مصادر اور ماخذ کو مرکز مان کر حضور ﷺ کے والدین کریمین کے اثبات ایمان پر دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں۔

قرآن مجید، کنز الایمان، ترجمہ قرآن، کتب صحاح ستہ، دیگر کتب احادیث، شروح کتب احادیث، مستند تفاسیر، کتب سیرت، کتب تاریخ، کتب لغت، حضور اکرم ﷺ کے والدین کریمین کے اثبات ایمان پر لکھے گئے کتب و رسائل۔

شمول الاسلام کا اسلوب تحریر

خطیبانہ اسلوب:

اے چشم انصاف! کیا ہر تعلق ہر علاقہ میں ان پاک مبارک ناموں کا اجتماع محض اتفاقی بطور جزاف تھا؟ کلا واللہ بلکہ عنایت ازلی نے جان جان کر یہ یہ نام رکھے، دیکھ دیکھ کر یہ لوگ چنے۔ پھر محل غور ہے جو اس نور پاک کو برے نام والوں سے بچائے وہ اسے برے کام والوں میں رکھے گا، اور برا کام بھی کونسا، معاذ اللہ شرک و کفر، حاشا ثم حاشا، اللہ، اللہ! ولیاں مسلمان، کھلائیاں مسلمان، مگر خاص جن مبارک پیٹوں میں محمد ﷺ نے پاؤں پھیلائے، جم طیب مطیب خونوں سے اس نورانی جسم میں ٹکڑے آئے وہ معاذ اللہ چنیں وچناں حاش للہ کیوں کر گوارا ہو۔(18)

سلاست وروانی:

ان کی یہ فراست اور پیش گوئی نورانی قابل غور ہے کہ میں (حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا) انتقال کرتی ہوں اور میرا ذکر خیر ہمیشہ باقی رہے گا۔ عرب و عجم کی شہزادیاں، بڑی بڑی تاج والیاں خاک کا پیوند ہوئیں جن کا نام ونشان کوئی نہیں جانتا، مگر اس طیبہ خاتون کے ذکر خیر سے مشارق و مغارب ارض میں محافل ومجالس انس وقدس میں زمین و آسمان گونج رہے ہیں اور ابد الآباد تک گونجیں گے۔ وللہ الحمد(19)

قول فیصل:

مولانا احمد رضا خاں لکھتے ہیں:" مفتی کے لیے یہی کافی نہیں کہ وہ مختلف اقوال نقل کردے بلکہ اس کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مختلف اقوال میں تمیز کر کے ایک دوسرے پر ترجیح دے سکے اور قول فیصل صادر کرسکے"

آپ مزید لکھتے ہیں: انا اعرف حیث یحل للمقلد ان یقول اقول

میں خوب جانتا ہوں کہ ایک مقلد کے لیے کب روا ہوتا ہے کہ وہ کہے کہ (اقول) میں کہتا ہوں: چنانچہ فتاوی رضویہ جلد اول (قدیم) میں 114 فتاوی اور 28 رسائل ہیں۔ ان میں امام احمد رضا کی تحقیق اور قول فیصل کی تعداد لفظ "اقول" سے تین ہزار پانچ سو چھتیں ہے۔

شمول الاسلام میں بھی آپ کی یہ ہی جلالت علمی دکھائی دیتی ہے۔ آپ حضور ﷺ کے والدین کریمین کے ایمان سے متعلق کئی اقوال درج کرتے ہیں ان کا تجزیہ اور تنقیح کرنے بعد قول فیصل صادر فرماتے ہیں اس اسلوب کی ایک مثال ملاحظہ ہو:

ترجمہ: (اقول) میں کہتا ہوں یہ زندہ کرنے کا معاملہ جو تونے پڑھا ہے اس سے حافظ ابن وحیہ کا وہ قول مندفع ہو گیا کہ والدین کریمین کا ایمان ماننے سے ان آیات کریمہ کی مخالفت لازم آتی ہے جن میں کافر کے مرنے کے بعد عدم انتفاع کا ذکر ہے یہ مخالفت کیسے لازم آسکتی ہے حالانکہ ہم یہ نہیں کہتے کہ والدین کریمین کا کفر کے بعد زندہ کیا گیا بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ انھیں حضور ﷺ پر اور آپ کے دین مبین کی تفصیل پر ایمان لانے کے لئے زندہ کیا گیا تھا اس صورت میں ہمیں آیت کریمہ کی تخصیص کا

دعویٰ پیش کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی جیسا کہ اس مسئلے میں جواب دینے والے علماء نے ایسا کیا ہے۔ اپنا مسلک اس باب میں یہ ہے:

ومن مذھبی حب الدیار لاھلھا وللناس فیما یعشقون مذاھب

ترجمہ: میں شہر کے باشندوں کی وجہ سے شہر سے محبت کرتا ہوں اور لوگوں کے لیے پسندیدہ چیزوں میں مختلف طریقے ہیں۔ جسے یہ پسند ہو فبہا و نعمت، ورنہ آخر اس سے تو کم نہ کہ زبان روکے، دل صاف رکھے۔

ان ذلکم کان یؤذی النبی۔(20)

ترجمہ: بے شک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی:" سے ڈرے "(21)

ادبی نثر نگاری:

زیر مطالعہ رسالے میں آپ نے کئی ادبی نگاری کے شہ پارے رقم کئے ہیں جیسے:

" ان سب حضرات کے اقوال طیبہ اس وقت فقیر (امام اہل سنت) کے پیش نظر ہیں مگر فقیر نے یہ سطور نہ مجرد نقل اقوال کے لیے لکھیں نہ مباحث طے کردہ علماء عظام خصوصا امام جلیل جلال الدین سیوطی (علیہ الرحمہ) کے ایراد، بلکہ مقصود اس مسئلہ جلیلہ پر چند دلائل جمیلہ کا سنانا اور بہ تصدق کشف برداری علماء جو فیض تازہ قلب فقیر ہوئے انتفاع برداران دینی کے لیے ان کا ضبط تحریر میں لانا کہ مصطفی ﷺ کہ تمام جہاں سے اکرم وارحم وابر واوفی ہیں۔ محض اپنے کرم سے نظر (نذر) قبول فرمائیں اور نہ کسی صلے میں بلکہ اپنے خاص فضل کے صدقے میں اس عاجز بے چارہ، بیکس، بے یار کا ایمان حفظ فرما کر دارین میں عذاب وعتاب سے بچائیں۔

برکریماں کارھا دشوار نیست

ترجمہ: کریموں پر بڑے بڑے کام بھی دشوار نہیں ہوتے۔(22)

سادہ نثر نگاری:

زیر نظر رسالہ میں سادہ نثر نگاری کا اسلوب دکھائی دیتا ہے جملے سادہ اور مختصر ہونے کے باوجود اس کی سلاست وروانی متاثر نہیں ہوتی جیسے:

ترجمہ: "کثیر آئمہ کرام اسی جانب گئے ہیں کہ حضور ﷺ کے والدین کریمین نجات یافتہ ہیں اور ان کے لیے آخرت میں نجات کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ یہ آئمہ کرام مخالفین ایمان والدین سے بھی بخوبی آگاہ تھے اور یہ علمائے ذیشان انتہائی بلند مرتبہ حیثیت کے حامل اور اس بارے میں طرفین کے دلائل احادیث و آثار سے بخوبی آشنا اور علوم وفنون اسلامیہ میں کامل دسترس رکھتے تھے لہٰذا ان کے بارے میں یہ گمان قائم نہیں کیا جاسکتا کہ انہیں مخالفین کے دلائل احادیث و آثار کی بابت علم نہ تھا وغیرہ، معاذ اللہ، بلکہ یہ ان دلائل سے بھی مکمل آگاہ اور اس کے دقائق سے روشناس تھے اور ان تمام کے باوجود انھوں نے علمی دیانت پر مبنی یہ فیصلہ صادر کیا ہے۔ جسے کوئی انصاف پسند رد نہیں کر سکتا اور ایمان والدین پر ان علمائے ذیشان نے ایسے دلائل قاطعہ قائم کیے ہیں جیسا کہ مضبوط وپیوست پہاڑ (ہلائے نہیں ہلتے)۔(23)

کثیر دلائل کا اطلاق:

مولانا احمد رضا خان کے اسلوب تحقیق کا یہ امتیاز ہے کہ آپ اپنے مؤقف کے حق میں دلائل کا انبار لگا دیتے ہیں، اس کا مظاہرہ ہمیں شمول الاسلام میں بھی صاف دکھائی دیتا ہے۔ آپ نے حضور ﷺ کے والدین کریمین کے اثبات ایمان پر 15 آیات، 37 احادیث مبارکہ اور 35 آئمہ کے اقوال کو بہ طور دلیل پیش کیا جس سے ایمان والدین کریمین بے غبار ہو جاتا ہے۔

اثبات ایمان والدین مصطفیٰ ﷺ کے دلائل کا مطالعہ:

مولانا احمد رضا خان نے شمول الاسلام میں والدین مکرمین مصطفیٰ ﷺ کے ایمان کے اثبات میں جو دلائل پیش کیے ہیں ان کی تلخیص ملاحظہ ہو:

(۱)۔ وَلَعَبۡدٌ مُّؤۡمِنٌ خَيۡرٌ مِّن مُّشۡرِكٍ (۲۴)

ترجمہ: اور بے شک مسلمان غلام، مشرک سے اچھا ہے۔

قرآن مجید کے مطابق ایک ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان ایک مشرک وکافر سے بہتر ہے۔

جب صحیح احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ ہر قرن و طبقے میں روئے زمین پر کم از کم سات مسلمان ضرور ہوں گے۔ تو واجب ہوا کہ مصطفیٰ کریم ﷺ کے آباء وامہات ہر قرن اور ہر طبقہ میں انہیں بندگان صالح و مقبول سے ہوں ورنہ معاذ اللہ صحیح بخاری میں مذکور ارشاد مصطفیٰ ﷺ اور قرآن عظیم میں ارشاد حق تعالیٰ کے مخالف ہو گا۔

إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ (۲۵)

(مشرک نرے ناپاک ہیں)

احادیث مبارکہ میں آقا کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمیشہ پاکیزہ پشتوں میں منتقل کیا ایسی پاکیزہ جو کہ (نور ایمان سے) آراستہ تھیں پھر جیسے جیسے تقسیم ہوتی رہی، میں سب سے بہتر میں منتقل ہوتا رہا (۲۶) جس سے متحقق ہوا کہ حضور ﷺ کے آبائے کرام طاہرین اور امہات کرام طاہرات سب کے سب صاحب ایمان اور موحد تھے۔ یہ نص قرآن مجید کسی کافر اور کافرہ کا اکرام اور طہارت وپاکیزگی میں کوئی حصہ نہیں۔ یہ دلیل امام فخر الدین رازی نے افادہ فرمائی اور امام جلال الدین سیوطی ودیگر آئمہ اور اکابرین نے اس کی تائید بھی کی۔ (۲۷)

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ، الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ، وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ۔ (۲۸)

ترجمہ: (اور اس پر بھروسہ کرو جو عزت والا مہر والا ہے جو تمھیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو)

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں: معنی آیت یہ ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی روح مبارک (نور مکرم) ساجدوں سے ساجدوں کی طرف منتقل ہوتی رہی۔ تو یہ آیت اس پر دلیل ہے کہ حضور ﷺ کے تمام آبائے کرام مسلمین تھے۔ (۲۹)

لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ۔ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ (۳۰)

ترجمہ: (دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں جنت والے ہی مراد کو پہنچے)

نسائی میں ہے کہ حضور ﷺ نے اولاد امجاد حضرت عبد المطلب سے ایک پاک طیبہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو آتے دیکھا۔ جب پاس آئیں تو فرمایا: اپنے گھر سے کہاں گئی تھیں؟ (انہوں نے) عرض کی: فلاں کا انتقال ہو گیا تھا تو میں ان کے یہاں دعا وتعزیت کرنے گئی تھی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: شاید تم ان کے ساتھ قبرستان تک گئی تھیں؟ انھوں عرض کی کہ! خدا کی پناہ میں وہاں جاؤں حالانکہ میں نے اس بارے میں آپ ﷺ سے بہت کچھ سن رکھا ہے۔ سید عالم ﷺ نے فرمایا: اگر تم ان کے ساتھ قبرستان جاتی تو جنت نہ دیکھتی جب تک تمھارے دادا (عبد المطلب) نہ دیکھتے۔

اس حدیث سے حضرت عبد المطلب کا جنتی ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اگر حضرت عبد المطلب کافر ہوتے تو وہ دائمی جہنمی قرار پاتے جب کہ مومن مومنہ پر دخول جنت شرعی ہے لہٰذا حضرت عبد المطلب کو مومن ماننا واجب ہے۔(۳۱)

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ(۳۲)

ترجمہ: اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے عزت وکرم مسلمانوں میں منحصر فرمایا اور کافر کو کتنا ہی قوم دار ہو ذلیل ٹھہرایا۔ کسی ذلیل کی اولاد سے ہونا کسی عزیز وکریم کے لئے باعث مدح نہیں ولہٰذا کافر باپ دادوں کے انتساب سے فخر کرنا حرام ہوا۔(۳۳)

مسند امام احمد میں حدیث ہے کہ: جو شخص عزت وکرامت چاہنے کو اپنی نو[۹] کافر پشتوں کا ذکر کرے ان کا دسواں جہنم میں یہ شخص ہوگا۔(۳۴) اور احادیث کثیرہ مشہورہ سے ثابت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنے بیان اور مقام رجز و مدح میں بارہا اپنے آبائے کرام و امہات کا ذکر فرمایا۔ نیز آپ نے اپنے فضائل و مدح کے بیان میں اکیس[۲۱] پشت تک اپنا شجرہ نسب مبارکہ بیان کرکے فرمایا میں نسب میں افضل ہوں۔

اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ(۳۵)

ترجمہ (وہ تیرے گھر والوں میں نہیں بے شک اس کے کام بڑے نالائق ہیں)

آیت کریمہ نے مسلم وکافر کا نسب قطع فرمادیا ولہٰذا ایک کا ترکہ دوسرے کو نہیں پہنچتا۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہم نضر بن کنانہ کے بیٹے ہیں اور ہم اپنے والد گرامی سے اپنا نسب جدا نہیں کیا کرتے(۳۶) آپ کا یہ ارشاد گرامی والدین مکرمین مصطفیٰ ﷺ کے ایمان کی بین دلیل ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اکیسویں پشت میں حضرت عدنان تک اپنا شجرہ نسب بیان کرکے فرمایا کہ جب لوگ تقسیم ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہتر طبقہ میں رکھا اور میں اپنے والدین سے ایسا پیدا ہوا کہ زمانہ جاہلیت کی کوئی بات مجھ تک نہیں پہنچی اور میں بطریق نکاح پیدا ہوا اور آدم سے لے کر میرے والدین تک کوئی بھی برائی والا نہیں تھا تو میرا نفس کریم تم سب سے افضل اور میرے والدین تم سے بہتر ہیں۔(۳۷)

اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ۔(۳۸)

ترجمہ: (اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے۔)

آیت کریمہ شاہد ہے کہ رب العزت سب سے زیادہ معزز و محترم موضع، وضع رسالت کے انتخاب فرماتا ہے۔ لہذا کبھی کم قوموں، رذیلوں میں رسالت نہیں رکھی پھر کفر و شرک سے زیادہ رذیل کیا شے ہو گی؟ وہ کیوں کر اس قابل ہے کہ اللہ عزوجل نور رسالت اس میں ودیعت رکھے، کفار محل غضب ولعنت ہیں اور نور رسالت کے وضع کو محل رضا ورحمت درکا ہے۔(۳۹)

صحابی رسول ﷺ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے والد زید بن عمر (جو قبل از اسلام وفات پا چکے تھے)۔ کے بارے میں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے اسے جنت میں ناز کے ساتھ دامن کشاں دیکھا۔

حضرت سعید بن زید کے والد زید عمرو رضی اللہ عنھما تو قطعاً داخل جنت ہوں تو لازم آتا کہ حضور ﷺ کے والدین گرامی حضرت زید سے افضل ہوں اور یہ بحکم آیت بے اسلام ناممکن!

حضرات ابوین کریمین کا انتقال عہد اسلام سے پہلے تھا تو اس وقت تک وہ صرف اہل توحید تھے۔

مولانا احمد رضا خاں لکھتے ہیں: ہم تو یہ نہیں کہتے کہ والدین کریمین کو کفر کے بعد ایمان لانے کے لئے زندہ کیا گیا بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ انھیں حضور ﷺ پر اور آپ کے دین مبین کی تفاصیل پر ایمان لانے کے لئے زندہ کیا گیا اس صورت میں ہمیں آیت کریمہ میں تخصیص کا دعویٰ پیش کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔(۴۰)

اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ۔(۴۱)

ترجمہ: بے شک اس میں نبی کو ایذاء ہوتی تھی

ابن حجر مکی اپنی شرح میں فرماتے ہیں:

ترجمہ: اس مسئلہ کے بارے توقف رکھنے والے بعض علماء نے کیا خوب فرمایا کہ ذرا سوچ اور والدین کریمین کو کسی نقص وعیب کے ساتھ منسوب کرنے سے بچ کہ اس سے حضور ﷺ کو ایذا ہو گی اور طبرانی کی حدیث مبارکہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مردوں کو برا کہہ کر زندوں کو ایذا

نہ دو۔۔۔ مانا کہ یہ مسئلہ قطعی نہیں، اجماعی نہیں، پھر کون سا قاطع کون سا اجماع ہے؟ آدمی اگر جانب ادب میں خطا کرے تو لاکھ بہتر ہے اس سے کہ معاذ اللہ اس کی خطا جانب گستاخی جائے۔(۴۲)

امام غزالی فرماتے ہیں: کسی مسلمان کی طرف گناہ کبیرہ کی نسبت جائز نہیں جب تک تواتر سے ثابت نہ ہو۔ مولانا احمد رضا لکھتے ہیں" مصطفیٰ کریم ﷺ کی طرف معاذ اللہ اولاد چنین و چناں سے ہونا کیوں کر بے تواتر و قطع نسبت کر دیا جائے یقین برہانی کا انتفاء حکم وجدانی کا نافی نہیں ہوتا کیا تمہارا وجدان ایمان گوارا کرتا ہے کہ مصطفیٰ کریم ﷺ کے سرکار نور بار کے ادنیٰ ادنیٰ غلاموں کے سگان بارگاہ جنات النعیم میں "سرر مرفوعۃ" پر تکیے لگائے چین کریں اور جن کی نعلین پاک کے تصدق میں جنت بنی ان کے ماں باپ دوسری جگہ معاذ اللہ غضب و عذاب کی مصیبتیں بھریں، ہاں یہ سچ ہے کہ ہم غنی حمید عزجلالہ پر حکم نہیں کر سکتے پھر دوسرے حکم کی کس نے گنجائش دی؟ ادھر کون سی دلیل قاطع پائی؟ حاش للہ! ایک حدیث صحیح و صریح بھی نہیں؟ جو صریح ہے ہرگز صحیح نہیں اور جو صحیح ہے ہرگز صریح نہیں جس کی طرف ہم نے اجمالی اشارات کر دیے تو اقل درجہ وہی سکوت و حفظ ادب رہا"

اگرچہ حدیث احیاء کی غایت ضعیف ہے مگر حدیث ضعیف دربارہ فضائل مقبول ہے بلکہ امام حجر کی نے فرمایا کہ متعدد حفاظ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا اور اس میں طعن کرنے والے کی بات کو قابل اعتناء نہیں جانا ہے۔(۴۳)

اسماء سے استدلال:

شمول الاسلام میں مولانا کا ایک منفرد اسلوب یہ ہے جس کے تحت آپ اسماء سے ایمان والدین مصطفیٰ ﷺ سے استدلال کرتے دکھائی دیتے ہیں: آپ فرماتے ہیں کہ اقول:(میں کہتا ہوں کہ) ظاہر عنوان باطن ہے اور اس آئینہ مسمی، الاسماء تنزل من السماء (اسماء آسمان سے نازل ہوتے ہیں) سید عالم فرماتے ہیں جب میری بارگاہ میں کوئی قاصد بھیجو تو اچھی صورت اور اچھے نام والا بھیجو (کنز العمال) رسول اللہ ﷺ نیک فال لیتے اور بدشگونی نہیں مانتے اور اچھے نام کو پسند فرماتے (مسند امام احمد) نبی کریم برے نام تبدیل فرماتے تھے (ترمذی) حضور ﷺ کسی شی سے بدشگونی نہیں لیتے اور جب کسی شخص کو کسی عہدے پر مقرر فرماتے تو اس کا نام پوچھتے اگر پسند آتا تو خوش ہوتے اور اسی خوشی کا اثر چہرہ انور پر نظر آتا اور اگر ناپسند آتا تو ناگواری کا اثر چہرہ انور پر ظاہر ہوتا اور جب کسی جگہ تشریف لے جاتے

تو وہاں کا نام دریافت فرماتے اگر پسند آتا تو پسندیدگی کا اثر چہرہ انور پر نظر آتا اور اگر پسند نہیں ہوتا تو ناگواری کے آثار چہرہ اقدس پر عیاں ہوتے (ابوداود) ۔ تمہارے ناموں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب نام عبد اللہ و عبد الرحمٰن ہیں (ترمذی)

ان احادیث مبارکہ سے آقا کریم ﷺ کے والدین کریمین سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اب ذرا چشم حق بین سے حبیب کریم ﷺ کے ساتھ مراعات الٰہیہ کا الطاف خفیہ دیکھیے حضور ﷺ کے والد ماجد رضی اللہ عنہ کا نام پاک عبد اللہ کہ افضل اسماء امت ہے۔۔۔ والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام آمنہ کہ امن اور ایمان سے مشتق اور ایمان سے ہم اشتقاق ہے جد امجد حضرت عبد المطلب "شیبۃ الحمد" کہ پاک ستودہ مصدر سے اطیب واطہر مشتق محمد و احمد و حامد و محمود ﷺ کے پیدا ہونے کا اشارہ تھا۔ جدہ ماجدہ فاطمہ بنت عمر بن عائذ اس نام پاک کی خوبی اظہر من الشمس ہے" حضور ﷺ کے جد مادری یعنی نانا وہب جس کے معنی عطا و بخشش، ان کا قبیلہ بنی زہراء جس کا حاصل چمک و تابش، جدہ مادری یعنی نانی صاحبہ برہ یعنی نیکوکار۔ (۴۴)

مولانا احمد رضا خان آقا کریم ﷺ کے والد گرامی، والدہ محترمہ اور نانا، نانی کے فضائل بیان کرنے کے بعد حاصل کلام کے ضمن میں فرماتے ہیں "اے چشم انصاف! کیا ہر تعلق ہر علاقے میں ان پاک مبارک ناموں کا اجتماع محض اتفاقی بطور جزاف تھا؟ کلا واللہ بلکہ عنایت ازلی نے جان جان کر یہ نام رکھے دیکھ دیکھ کر یہ لوگ چنے پھر محل غور ہے جو اس نور پاک کو برے ناموں سے بچائے وہ اسے برے کام والوں میں رکھے گا؟ اور برا کام بھی کون سا معاذ اللہ شرک و کفر حاشا ثم حاشا اللہ اللہ! دائیاں مسلمان، کھلائیاں مسلمان، مگر جن پاک متبرک شکموں میں محمد ﷺ نے پاؤں پھیلائے، جس طیب مطیب خونوں سے اس نورانی جسم میں ٹکڑے آئے وہ معاذ اللہ چنیں وچناں حاش للہ کیوں کر گوارا ہو۔ خدا دیکھا نہیں، قدرت سے جانا۔

ما بندہ عشقیم ودگر ہیچ ندانیم

ترجمہ: ہم عشق کے بندے ہیں اس کے علاوہ کچھ نہیں جانتے۔ (۴۵)

رضاعی خاندان مصطفیٰ ﷺ:

شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام میں مولانا احمد رضا خاں نے جہاں اس رسالے میں آپ نے آباؤ اجداد کے فضائل بیان فرمائے ہیں وہیں آپ نے رضاعی خاندان کی تعریف و توصیف اور فضائل

بیان فرمائے ہیں وہ ملاحظہ ہوں: بھلا یہ تو خاص اصول ہیں دودھ پلانے والیوں کو دیکھئے پہلی مرضعہ ثوبیہ کہ ثواب سے اشتقاق اور اس فضل الٰہی سے پوری طرح بہرہ ور حضرت حلیمہ بنت عبد اللہ بن حارث (سیرت ہشام) ان کا قبیلہ بنی سعد کہ سعادت و نیک طالعی ہے شرف اسلام و صحابیت سے مشرف ہوئیں۔ جب روز حنین حاضر بارگاہ ہوئیں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے قیام فرمایا اور اپنی چادر انور بچھا کر بٹھایا۔ (المواھب) ان کے شوہر جن کا شیر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا وہ حارث سعدی تھے، یہ مشرف اسلام و صحبت سے مشرف ہوئے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم بوسی کو حاضر ہوئے تھے۔ راہ میں قریش نے کہا اے حارث! تم اپنے بیٹے کی سنو وہ کہتے ہیں مردے جئیں گے اور اللہ تعالیٰ نے دو گھر جنت و نار بنا رکھے ہیں انھوں نے حاضر ہو کر عرض کی اے میرے بیٹے! حضور کی قوم شاکی ہے فرمایا، ہاں میں ایسا فرماتا ہوں اور اے میرے والد! جب وہ دن آئے گا تو میں تمہارا ہاتھ پکڑ کر بتادوں گا کہ دیکھو یہ وہ دن ہے یا نہیں جس کی خبر میں دیتا تھا یعنی روز قیامت۔ (مواھب) حضرت حارث رضی اللہ عنہ بعد اسلام اس ارشاد کو یاد کر کے کہا کرتے اگر میرے بیٹے میرا ہاتھ پکڑیں گے تو ان شاء اللہ نہیں چھوڑیں گے جب تک مجھے جنت میں داخل نہیں فرمالیں۔ ناموں میں زیادہ صحیح نام حارث و ہمام ہیں (ابوداؤد) حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رضاعی بھائی جو دودھ شریک تھے جن کے لئے حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پستان تک چھوڑ دیتے تھے۔ عبد اللہ سعدی، یہ بھی مشرف بہ اسلام و صحبت ہوئے (مواھب حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رضاعی بڑی بہن کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو گود میں کھلاتیں سینے پر لٹا کر دعائیہ اشعار عرض کرتیں، سلاتیں، اس لئے وہ بھی حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ماں کہلائیں سیما سعدیہ یعنی نشانی والی، علامت والی، جو دور سے چمکے یہ بھی مشرف بہ اسلام ہوئیں رضی اللہ عنہا (المواھب) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تم میری ماں کے بعد میری ماں (کی جگہ) ہو (۳۶)

مولانا احمد رضا خان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی ماں، باپ، بہن اور بھائی کی فضیلت احادیث مبارکہ کی روشنی میں بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں: اقول الحق، کسی نبی نے کوئی آیت و کرامت ایسی نہیں پائی کہ ہمارے نبی اکرم نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی مثل اور اس سے اکمل عطانہ ہوئی ہو، یہ اس مرتبے کی تکمیل تھی کہ مسیح کلمۃ اللہ صلوات اللہ و سلامہ علیہ کو بے باپ کے کنواری بتول کے شکم سے پیدا کیا حبیب اشرف بریۃ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تین عفیفہ لڑکیوں کے پستان میں دودھ پیدا فرما دیا۔

آنچہ خوباں ھمہ دارند تو تنہا داری

ترجمہ: جو کمالات متفرق لوگ رکھتے ہیں وہ تمام آپ کی ذات اقدس میں یکجا ہیں۔(۴۷)

والدہ مصطفیٰ ﷺ کی نعت خوانی:

اسماء بنت ابی رہم اپنی والدہ محترمہ سے راوی ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے وقت حاضر تھی محمد (ﷺ) کم سن بچے کوئی پانچ برس کی عمر شریف، ان کے سرہانے تشریف فرما تھے حضرت خاتون (آمنہ) نے اپنے ابن کریم کی طرف نظر کی، پھر کہا:

بَارَکَ فِیْکَ اللّٰہُ مِنْ غُلَامٍ	یَا ابْنَ الَّذِیْ مِنْ حَوْمَۃِ الْحِمَامِ
نَجَا بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْمُنْعَامِ	فُوْدِیْ غَدَاۃَ الضَّرْبِ بِالسِّھَامِ
بِمِائَۃٍ مِنْ اِبِلٍ سِوَامٍ	اِنْ صَحَّ مَا اَبْصَرْتُ فِی الْمَنَامِ
فَاَنْتَ مَبْعُوْثٌ اِلَی الْاَنَامِ	مِنْ عِنْدِ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
تُبْعَثُ فِی الْحِلِّ وَفِی الْحَرَامِ	تُبْعَثُ فِی التَّحْقِیْقِ وَالْاِسْلَامِ
دِیْنُ اَبِیْکَ الْبَرِّ اِبْرَاھَامِ	اَنْھَاکَ عَنِ الْاَصْنَامِ

اَنْ لَّا تُوَالِیَھَا مَعَ الْاَقْوَامِ

ترجمہ: اے میرے بیٹے اللہ تعالیٰ تمہیں برکت سے نوازے۔ اے بیٹے ان کے جنھوں نے مرگ کے گھیرے سے نجات پائی، بڑے انعام والے بادشاہ اللہ کی مدد سے۔ جس صبح قرعہ ڈالا گیا سو بلند اونٹ ان کے فدیہ میں قربان کیے گئے اگر وہ ٹھیک اترا جو میں نے خواب دیکھا ہے تو تمہیں سارے جہاں کا رسول بنایا جائے گا جو تمہارے نیکو کار باپ ابراہیم علیہ السلام کا دین مبین ہے بس میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر بتوں سے منع کرتی ہوں کہ دیگر قوموں کی طرح ان سے دوستی نہیں کرنا۔

مولانا احمد رضا خان ان اشعار کی روشنی میں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے ایمان کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: حضرت خاتون آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس پاک وصیت میں جو فراق دنیا کے وقت اپنے ابن کریم ﷺ کو، بحمد اللہ توحید ورد شرک تو آفتاب کی طرح روشن ہے اور اس کے ساتھ دین اسلام، ملت پاک ابراہم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا بھی پورا اقرار، اور ایمان کامل کسے کہتے ہیں؟ پھر اس سے بالا تر حضور پر نور سید المرسلین ﷺ کی رسالت کا بھی اعتراف موجود اور وہ بھی بیان بعثت عامہ کے ساتھ۔ وللہ الحمد (۴۸)

شفاعت مصطفی ﷺ:

آقا کریم ﷺ کی سیرت کے کمالات میں سے ایک پہلو شفاعت مصطفی ﷺ بھی ہے مولانا احمد رضا خان نے سیرت کے کمالاتی پہلو کے پیش نظر مذکورہ رسالے میں اس جہت کو یوں رقم کرتے ہیں: اقول (میں کہتا ہوں) حدیث میں ہے (ترجمہ): جب حضور سید الشافعین ﷺ بار بار شفاعت فرمائیں اور اہل ایمان کو اپنے کرم خاص سے داخل جناں فرماتے جائیں گے، اخیر میں صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جس کے پاس سوائے توحید کے کوئی حسنہ نہیں ہوگی، شفیع مشفع ﷺ پھر سجدہ ریز ہوں گے حکم ہوگا اے محمد ﷺ اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو تمہیں دیا جائے گا، شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ سید الشافعین عرض کریں گے ! اے میرے رب مجھے ان کی بھی پروانگی عطا فرمادے جنہوں نے صرف کلمہ لا الہ الا اللہ ہی کہا ہو۔ رب العزت کا ارشاد ہوگا: یہ تمہارے لیے نہیں مگر مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں ان تمام کو ضرور دوزخ سے نکال لوں گا جنھوں صرف لا الہ الا اللہ کہا ہوگا۔ (بخاری) (۴۹)

آزر کی تحقیق:

قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ (۵۰)

ترجمہ: بولے ہم پوجیں گے اسے جو خدا ہے آپ کا اور آپ کے آباء ابراہیم واسماعیل واسحاق کا۔

مولانا لکھتے ہیں کہ اسی پر "الابیہ ازر" کو حمل فرمایا، اہل تواریخ اہل کتابین (یہود و نصاری) کا اجماع ہے کہ آزر والد نہیں تھا سید خلیل علیہ السلام الجلیل کا چچا تھا۔ (۵۱)

میلاد مصطفی ﷺ بہ زبان مصطفی ﷺ:

آقا کریم ﷺ کے ان گنت فضائل ہیں ان میں سے ایک میلاد مصطفی ﷺ بھی ہے جو سیرت النبی ﷺ کا کلیدی پہلو ہے۔ اس جہت کی خاص بات یہ کہ اسے بہ نفس نفیس حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے مولانا احمد خاں نے ان میں سے کچھ کو شمول الاسلام میں رقم کیا ہے ان آحادیث مبارکہ کے تراجم ملاحظہ ہوں: مجھے اولاد آدم کی بہترین نسلوں میں مبعوث (منتقل) کیا ہے یہاں تک کہ میں اس نسل میں ہوا جو میرا خاندان ہے (بخاری) اللہ تعالی نے مجھے ہمیشہ پاکیزہ پشتوں میں منتقل کیا ایسی پاکیزہ جو کہ (نور ایمان سے) آراستہ تھیں، پھر جیسے جیسے تقسیم ہوتی رہی میں سب سے بہتر میں منتقل ہوتا رہا (دلائل النبوۃ)

میں ہمیشہ پاکیزہ مردوں کی پشتوں سے پاکیزہ خواتین کے ارحام میں منتقل ہوتا رہا (المواھب) اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمیشہ عظمت والی پشتوں اور پاکیزہ ارحام میں منتقل فرمایا یہاں تک کہ مجھے میرے والدین کریمین سے پیدا فرمایا (الشفاء) میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن حزیفہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معدان بن عدنان جب لوگ تقسیم ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہترین گروہ میں رکھا اور میں اپنے والدین سے ایسے پیدا ہوا کہ زمانہ جاہلیت کی کوئی بات مجھ تک نہیں پہنچی اور میں بہ طریق نکاح پیدا ہوا اور آدم سے لے کر میرے والدین تک کوئی بھی برائی والا نہیں تھا میرا نفس کریم تم سب سے افضل اور میرے والدین تم سے بہتر ہیں (دلائل النبوۃ) میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں میں (بنی سلیم سے چند عورتوں کا) بیٹا ہوں جن کا نام عاتکہ تھا (تاریخ دمشق) (۵۲)

"جو والدین کریمین کے ایمان کے بارے میں واردشدہ احادیث کو ضعیف بتائے وہ خود ضعیف ہے"

مولانا احمد رضا خاں، شمول الاسلام کے اختتام پر ان لوگوں کو عبرت دلانے کے لئے ایک نصیحت آمیز واقعہ درج کرتے ہیں کہ جو نہ صرف والدین کریمین کے عدم ایمان قائل ہیں بلکہ ایمان والدین مکرمین کے اثبات میں وارد احادیث کو ضعیف قرار دینے میں اپنی پوری توانائی صرف کرتے ہیں: سید احمد مصری حواشی در (مختار) میں ناقل ہیں کہ ایک عالم رات بھر مسئلہ ابوین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں متفکر رہے کہ تطبیق اقوال ہو، اسی فکر میں چراغ پر جھک گئے کہ بدن جل گیا۔ صبح ایک لشکری آیا کہ میرے یہاں دعوت ہے راہ میں ترہ فروش ملے کہ اپنی دکان کے آگے باٹ ترازو لیے بیٹھے ہیں، اور انھوں نے اٹھ کر ان عالم کے گھوڑے کی لگام پکڑلی اور یہ اشعار پڑھے:

امنت ان ابا النبی وامه	احیاھما الحی القدیر الباری
حتی لقد شهدا له برسالة	صدق فتلك کرامة المختار
وبه الحدیث ومن یقول بضعفه	فهو الضعیف عن الحقیقة عاری

ترجمہ: میں ایمان لایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے والدین کو اللہ حی وقدیر جل جلالہ نے زندہ فرمایا یہاں تک کہ انھوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی رسالت کی گواہی دی لہٰذا تو اس بات کی تصدیق کر

کیوں کہ یہ حضور نبی کریم ﷺ کے اعزاز و اکرام کے واسطے ہو اور اثبات ایمان کے بارے وارد شدہ احادیث کو جو ضعیف بتائے وہ در اصل خود ہی ضعیف اور حقیقت سے دور ہے۔

یہ اشعار سنا کر ان عالم سے فرمایا: اے شیخ! انھیں لے، اور رات کو جاگ نہ اپنی جان کو فکر میں ڈال کہ تجھے چراغ جلا دے ہاں جہاں جا رہا ہے وہاں نہ جا کہ لقمہ اجل حرام کھانے میں نہ آئے۔ ان کے اس فرمانے سے وہ عالم بے خود ہو کر رہ گئے، پھر انہیں تلاش کیا پتہ نہ پایا اور دکان داروں سے پوچھا کسی نے نہیں پہچانا، سب بازار والے بولے یہاں تو کوئی شخص بیٹھتا ہی نہیں وہ عالم اس ربانی ہادی سے غیب کی ہدایت سن کر مکان کو واپس آئے لشکری کے یہاں تشریف نہیں لے گئے۔(۵۳)

عبد مصطفیٰ ﷺ کی فریاد:

اس واقعہ کو لکھنے کے بعد عبد (غلام) مصطفیٰ ﷺ ایک درد بھری یہ فریاد کرتے ہیں: اے شخص! یہ عالم ببرکت علم، نظر عنایت سے ملحوظ تھے کہ غیب سے کسی ولی کو بھیج کر ہدایت فرمادی خوف کر کہ تو اس ورطہ میں پڑ کر معاذاللہ، مصطفیٰ کریم ﷺ کا باعث ایذاء نہ ہو جس کا نتیجہ معاذاللہ بڑی آگ دیکھنا ہو۔ اللہ عزوجل ظاہر و باطن میں مصطفیٰ کریم ﷺ کی سچی محبت، سچا ادب روزی فرمائے اور اسباب مقت (ناراضگی) و حجاب و بے زاری و عتاب سے بچائے آمین آمین۔(۵۴)

خلاصہ تحقیق:

والدین کریمین کے ایمان سے متعلق تین نظریات، اثبات ایمان، عدم ایمان اور سکوت، پائے جاتے ہیں۔ مولانا احمد رضا خاں نے قرآن و حدیث اور مشاہیر علمائے کرام کے اقوال روشنی میں اس نظریے کو اختیار کیا نبی کریم ﷺ کے والدین کریمین موحد، ناجی اور جنتی ہیں۔ بلکہ بعض احادیث مبارکہ کی رو سے جو احیائے والدین کریمین کے بارے میں وارد ہوئی ہیں تعدد طرق کی وجہ سے درجہ حسن کو پہنچتی ہیں، اور فضائل میں بہ طور روایت ضعیف حدیث قابل قبول ہے یہی وجہ ہے کہ مولانا احمد رضا خاں رسول اللہ ﷺ کے والدین کریمین کے ایمان کے خلاف کہنے کو سختی سے منع کرتے ہیں۔ کہ ان گستاخی و بے ادبی میں زبان و قلم دراز کرنے پر اس بات کا شدید اندیشہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایذا ہوگی جس کا نتیجہ و انجام بھیانک ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی نسبت و قرابت اور محبت و ادب کا تقاضا بھی یہی ہے کہ آپ ﷺ کے والدین کریمین کے بارے میں منفی یا نامناسب کلام نہ کیا جائے اور آپ

حاصل تحقیق کے طور پر امت کی نذر یہ جملہ کرتے ہیں " آدمی اگر جانب ادب خطا میں خطا کرے تو لاکھ جگہ بہتر ہے اس سے کہ معاذ اللہ اس کی خطا جانب گستاخی جائے" شمول الاسلام "بہت ہی جامع المعلومات پر مبنی رسالہ ہے۔ جس میں اختصار و جامعیت، مراجع و دلائل کی کثرت، روایات پر نقد و محاکمہ، ترجیح الروایات، جمع و تطبیق، فقہ السیرۃ اور فقہی مسائل کی وضاحت جیسی خصوصیات کے ساتھ ادب و تعظیم ابوین مکرمین اور محبت رسول ﷺ کی چاشنی موجود ہے یہ رسالہ دراصل ان کی خاندان نبوی ﷺ سے گہری عقیدت و محبت کا مظہر ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ مولانا احمد رضا کے نزدیک والدین کریمین اور دیگر اہل بیت رسول ﷺ سے محبت جزو ایمان ہے اور وہ اسے آپ ﷺ سے عقیدت کا اس لیے لازمی تقاضا خیال کرتے ہیں کہ خاندان نبوی سے محبت، ایک پہلو سے خود ذات رسالت مآب ﷺ کی ہی محبت و عقیدت کا حصہ ہے۔ چنانچہ اس تناظر میں اس رسالے کا موضوع بھی براہ راست اسی فکر و خیال عظمت و تقدیس رسول ﷺ کی اس تحریک سے منسلک قرار پاتا ہے۔ جس کے داعی اور علم بردار ہیں۔

نتیجہ تحقیق: (Findings of Research)

شمول الاسلام کے تجزیاتی مطالعہ سے یہ حاصلات اخذ کیے جاتے ہیں:

(1)۔ مولانا احمد رضا خاں ایمان والدین مکرمین کے تمام دلائل خواہ عدم ایمان کے ہوں یا اثبات ایمان کے ہوں وہ سب آپ کے پیش نظر ہیں۔ ان نصوص میں تطبیق کرتے ہیں جو نصوص عدم ایمان سے متعلق ہیں ان کی تاویل کرنے کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں اور جو نصوص اثبات ایمان سے متعلق ہیں انہیں بلاتردد قبول کرتے ہیں۔

(2)۔ عدم ایمان کی نسبت ابوین کریمین کی طرف کرنا نبی کریم ﷺ کو ایذا پہنچانے کے مترادف ہے۔

(3)۔ فضائل ابوین کریمین، فضائل سیرت مصطفیٰ ﷺ کا اہم پہلو ہے

(4)۔ شمول الاسلام میں مولانا احمد رضا خاں نے فضائل سیرت کے ہمہ جہت پہلوؤں کا احاطہ کیا ہے۔

(5)۔ مولانا احمد رضا خاں سیرت نگاری کی جہت، اسلوب اور منہج پر کامل دسترس رکھتے ہیں

(6)۔ متعلقات نبوی ﷺ سے عقیدت: محبت رسول ﷺ و غلامی رسول کا تقاضا ہے۔

(7)۔ مولانا احمد رضا کی تحقیق کے مطابق آزر والد نہیں چچا ہیں۔

مراجع ومصادر:

(۱)۔سورہ ابراہیم:۳۵

(۲)۔ابن منظور، محمد مکرم، لسان العرب، دار صادر، بیروت، س،ن جلد ۵، ص:۴۳

(۳)۔ابن حجر، عسقلانی، احمد بن علی، فتح الباری، دار المعرفۃ، بیروت، ۱۳۷۹ھ، ج ۷، ص:۲۷۷

(۴)۔اہل سنت و جماعت کا یہ مکتبہ فکر حضرت ابوالحسن اشعری علی بن اسماعیل کی طرف منسوب ہے۔آپ ۲۵۰ھ کو بصرہ میں پیدا ہوئے اور ۳۳۰ھ کو وفات پاگئے۔

(۵)۔سورۃ الاسرار:۱۵

(۶)۔صحیح ابن حبان، باب اخبار المبنی عن البعث احوال الناس فی ذالک الیوم، جلد ۱۶ ص: ۳۵۶، حدیث ۷۳۵۷،

(۷)۔معتزلہ کا سرغنہ واصل بن عطا سیدنا حسن بصری کا شاگرد تھا۔آپ سے اختلاف کی وجہ سے جدا ہو گیا۔اسی مناسبت سے معتزلہ کہلائے۔

(۸)۔شہرستانی، الفصل فی الملل، جلد ۳ ص:۴۷۔

(۹)۔اہل سنت کا یہ مکتبہ فکر امام ابو منصور ماتریدی، محمد بن محمد کی طرف منسوب ہے۔امام ماتریدی ماترید میں پیدا ہوئے اور ۳۳۳ھ میں وفات پائی۔

(۱۰)۔ابن تیمیہ، احمد بن عبد السلام بن عبد الحلیم، درء تعارض العقل و نقل، دار الکتب العلمیہ جلد ۹، ص:۶۲

(۱۱)۔سورۃ المائدہ:۱۹

(۱۲)۔سورہ یٰسین:۶

(۱۳)۔الحاوی الفتاویٰ، جلد ۲ ص:۱۸۹

(۱۴)۔اعجاز احمد مفتی قادری، مقدمہ:مشمولہ، شمول الاسلام، ص:۱۲

(۱۵)۔محمد خان قادری مفتی، ایمان والدین مصطفیٰ ص:۴۷، ۴۸ مطبوعہ حجاز پبلیکیشن لاہور۔

(۱۶)۔اعجاز احمد، مفتی، قادری۔الفہرست آیات:مشمولہ، شمول الاسلام، ص:۸۳

(۱۶)۔اعجاز احمد، مفتی، قادری، فہرس اطراف الاحادیث، مشمولہ، شمول الاسلام، ص:۸۴

(۱۷)۔احمد رضا خاں مفتی قادری، شمول الاسلام، ص:۶۶ تا ۶۸ مطبوعہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی۔

(۱۸)۔احمد رضا خان مفتی قادری، شمول الاسلام، مشمولہ فتاویٰ رضویہ جلد ۳۰، ص ۲۹۶،

(۱۹)۔محولہ سابق، ص ۳۰۳،

(۲۰)سورہ احزاب:۳۳

(۲۱)۔ احمد رضا خاں مفتی قادری، شمول الاسلام، ص:۴۸ مطبوعہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی۔

(۲۲)۔ احمد رضا خاں مفتی قادری، شمول الاسلام، ص:۷۶ مطبوعہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی۔

(۲۳)۔ احمد رضا خاں مفتی قادری، شمول الاسلام، ص:۷۰ مطبوعہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی۔

(۲۴)۔ سورۃ البقرۃ:۲۲۱

(۲۵)۔ سورۃ التوبہ:۹

(۲۶)۔ شمول الاسلام، ص،۴۰

(۲۷)۔ شمول الاسلام، ص،۴۲

(۲۸)۔ الشعراء:۵۹

(۲۹)۔ شمول الاسلام، ص،۴۲

(۳۰)۔ الحشر:۵۹

(۳۱)۔ شمول الاسلام، ص،۳۰

(۳۲)۔ المنافقون:۸

(۳۳)۔ شمول الاسلام، ص،۳۱

(۳۴)۔ شمول الاسلام، ص،۳۲

(۳۵)۔ سورۃ ھود:۱۱

(۳۶)۔ شمول الاسلام، ص،۳۹

(۳۷)۔ شمول الاسلام، ص،۳۲

(۳۸)۔ الانعام:۶

(۳۹)۔ شمول الاسلام، ص،۴۲ے

(۴۰)۔ شمول الاسلام، ص،۴۸

(۴۱)۔ الاحزاب:۳۳

(۴۲) شمول الاسلام، ص،۴۹

(۴۳)۔ شمول الاسلام، ص،۵۱

(۴۴)۔ شمول الاسلام، ص،۵۱تا۵۹

(۴۵)۔ شمول الاسلام، ص،۶۶

(۴۶)۔ شمول الاسلام، ص،۵۹تا۶۵

(۴۷)۔ شمول الاسلام، ص،۶۳

(۴۸) شمول الاسلام، ص،۷۳،۷۲

(۴۹)۔ شمول الاسلام، ص،۳۵

(۵۰) البقرۃ:۱۴۳

(۵۱) شمول الاسلام، ص،۴۴

(۵۲)۔ شمول الاسلام، ص،۷،۳۶،۳۲،۲۱،۲۰،۱۷

(۵۳) شمول الاسلام، ص،۷۶

(۵۴)۔ شمول الاسلام، ص،۷۷

Name of the Journal:	Shahid Research Journal
Editor Name:	Prof. Dr. Dilawar Khan
Pages:	
Issue No:	13, January –June 2021
Volume No:	07
Price: (single Copy)	Rs. 300/=, $. 15/=
Publisher:	Shahid Research Foundation.

This Journal has been indexed in following international Agencies (1)Journal Index (2) Directory of Research journal Indexing (3)Directory of abstract and Indexing for Journal (4) Cosmos Impact factor

Note:

Views expressed in the articles of this journal are of authors and do not reflect the views of Advisory/ Editorial board of the Shahid Research Journal.

Shahid Research Foundation

C-327/3, Block no 1, Gulistan e Johar, Karachi.
Cell no: 0322-2413267, 0333-2177442.
Email: prof.dilawarkhan@gmail.com